Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون ایڈریس ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۳۵۶ھش ۶ احسان ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے

وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے

"نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے جو مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اس کے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچائے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر یک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے جلا دے گی۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ بیشمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ مجھے ہلاکت تک پہنچائے گی تم فی الفور اس سے رک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہے۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے اور تم تو انسان ہو اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچا لے گا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اس کا اصل سبب عدم یقین ہے۔"

(نزول المسیح صہ ۹۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم مولانا عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری کی طبیعت پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی زندگی سے نوازے۔

خاکسار کے لڑکے عزیزم طارق فواد کی آنکھ کا اپریشن C.M.H. لاہور میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالوہاب احمد مبلغ اسلام جنوبی صوبہ جات نیوالا تنزانیہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ پر مستورات کی رہائش کے لئے مہمان خانہ زیر تعمیر ہے۔ اس وقت تک سوا دو لاکھ روپے سے زائد اس پر خرچ آ چکا ہے اور مزید اخراجات متوقع ہیں۔ سابقہ اعلان کے بعد چار ہزار چار سو پچاس روپے چندہ اس مد میں جمع ہوا ہے اب کل رقم اس چندہ کی ۱۷۱،۸۷۱،۶۳ روپے ۸۲ پیسے ہوئی ہے۔ تمام صاحب حیثیت بہنوں اور لجنات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس مد میں چندہ دیں تا مہمان خانہ کی تعمیر جلد از جلد مکمل ہو سکے اور اس میں اجتماع پر آنے والی بہنیں اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں قیام کر سکیں۔

قائدین چندہ سرائے خدمت کی وصولی کی طرف توجہ فرماویں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ احسان ۱۳۵۶ ہش
۱۶ جون ۱۹۷۷ء

خدا تعالیٰ کی راہ میں وفاشعاری اور اس کی عظیم الشان برکات

ایمان اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے کی عند اللہ قبولیت کا دارومدار ایک خاص وصف پر ہوتا ہے اور وہ ہے خدا کی راہ میں وفاشعاری کا عملی اظہار، جب انسان اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وفاداری کا ثبوت دیتا ہے تو ایمان اور اعمال صالحہ کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ آثار نصرت الٰہی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جو بارش کی طرح نازل ہو کر وفاشعار مومنوں کو ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتی چلی جاتی ہے اور انہیں مخالف اور نامساعد حالات میں بھی غلبہ حق کے مقصد میں کامیاب کر کے رہتی ہے۔

خود مومنوں اور دوسرے لوگوں پر اس امر کو آشکار کرنے کے لئے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں میں وفا کا مادہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس حد تک ہے اللہ تعالیٰ انہیں بعض خاص قسم کے حالات میں سے گزارتا ہے۔ ان حالات کے رونما ہونے پر یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ حقیقی مومن فی الحقیقت وفا کے وصف سے پوری طرح متصف ہیں۔ اس کے ساتھ ہی نصرت الٰہی کے زیر اثر ان پر ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ مخصوص حالات ابتلاء و آزمائش کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ مومنوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا نہ پڑے اور ترقیات کے دروازے سے آپ ہی آپ کھلتے چلے جائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○"

(العنکبوت آیات ۳، ۴)

ترجمہ: کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا۔ سو (اب بھی) اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا (یعنی اس آزمائش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے اور کون سچا نہیں ہے)

ان آیات میں "سچ" اور "جھوٹ" سے مراد "وفاداری" اور "بے وفائی" ہے یعنی ابتلاؤں کے دوران جو لوگ ثابت قدم رہ کر اپنے عمل سے خدا کی راہ میں اپنے وفادار ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ وہی عند اللہ حقیقی مومن ہوتے ہیں اور جو اپنے عمل سے اپنا وفادار ہونا ثابت نہیں کرتے وہ لاکھ اپنے آپ کو ایماندار کہیں یا کہلائیں وہ عند اللہ مومن نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں میں اپنے وفادار ہونے کا ثبوت دینے والے حقیقی مومنوں کو ہی اپنی غیر معمولی نصرت سے نوازتا ہے اور انہیں ترقیات سے ہمکنار کرتا ہے۔ اسی لئے ایسے وفاشعار مومنوں کے متعلق ایک اگلی آیت میں فرمایا:۔

"لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○" (العنکبوت آیت ۸)

ترجمہ: ہم (ابتلاؤں میں وفاشعاری کا ثبوت دینے والے) ان مومنوں کی بدیوں کو ان سے دور کر دیں گے اور جو اعمال وہ بجا لاتے ہیں ان کی جو بہترین جزا ان کو مل سکتی ہوگی وہ ہم ان کو دیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیاء اور ان کے متبعین کو ابتلاؤں میں کمال ثابت قدمی اور وفاشعاری کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی غیر معمولی نصرت سے نوازا اور انہیں ترقیات عطا فرما کر انتہائی مخالف حالات میں ان کے ذریعہ حق کو دنیا میں غالب کرنے کے سامان کئے۔ ان انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کی وفاداریوں پر تو (باقی صفحہ ۵ پر)

نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا

رات دردِ لادوا کی آگئی
بات پھر صبر و رضا کی چل پڑی

چشمِ گریاں کو نئی شمع بجھی
اور بھی تیرہ ہوئی تیرہ شبی

کس کے در پر دی ہے دستک موت نے
آگئی کس مرحلہ پر زندگی

پھر کسی گل اور گلچینی کا غم
پھر وہی دل اور دل کی بیکلی

اب کوئی کیسے غزلخوانی کرے
طوطیِ بستانِ احمد بھی گئی

زخمِ دل سے پھر لہو رِسنے لگا
اک جھڑی سرخ آنسوؤں کی پھر لگی

پھر ہوئے تازہ مرے سینے کے داغ
پھر مرے دردوں کی بستی جاگ اٹھی

کتنی پیاری پیاری یادوں کی ہوا
قادیاں سے پھر مری جانب چلی

ناز پروردہ مسیحِ پاکؑ کی
سیدہ نصرت جہاںؓ کی لاڈلی

آیۃ اللہ آپ اپنی ذات میں
"حجۃ اللہ" کی شریکِ زندگی

عمر بھر گفتار میں کردار میں
صبغۃ اللہ کی رہی جلوہ گری

مصدرِ الہام سے "نواب" نام
اور نسب حسنی، حسینی، مہدوی

غم نصیبوں، غمزدوں کی غمگسار
چارۂ بے چارگاں تھی ہر گھڑی

ہر نفس اس کا مسیحائی نفس
ہر قدم اس کا نشانِ رہبری

دن کو ذکر و فکر سے روشن کیا
سوزِ دل سے شب کو دی تابندگی

نثر اس کی سادہ و سحر آفریں
"شاعری جزویست از پیغمبری"

تذکرے دارِ مسیحاؑ کے کئے
ہائے وہ تاثیر و حسن و سادگی

چھوٹے، منجھلے اور بڑے بھائی کی بات
اب کہاں مجھ کو سنائے گا کوئی

تیرے مرنے پر بہت روئیں ہوں میں
پھر مجھے مرحومہ ماںؓ یاد آگئی

سایۂ دامانِ رحمت اٹھ گیا
مایۂ تسکینِ جاں لائے کوئی!

عبد المنان ناہید

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"انسان کے خیالات اور جذبات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ ذرائع بتائے ہیں ان میں سے ایک اعصاب کا سلسلہ ہے۔ ان کے ذریعہ سے انسان کے خیالات اور جذبات کا اثر دوسری چیزوں پر پڑتا ہے اور وہ ایک رستہ کے طور پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے تھے۔ کیا یہ لغو ہی تھا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خیالات کا اثر اعصاب کے ذریعہ، آواز کے ذریعہ، پھونک کے ذریعہ، خیالات کے ذریعہ منتقل ہوتا ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں طریقوں کو جمع کر لیتے تھے آیۃ الکرسی منہ سے پڑھتے، پھر ہاتھوں پر پھونکتے، پھر ہاتھ سارے جسم پر پھیر لیتے۔ غرض آواز، اعصاب، نظر اور پھونک وغیرہ خیالات کے باہر نکلنے کے رستے ہیں۔ اسی وجہ سے دم کرنا بھی صلحاء سے ثابت ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔ پس چونکہ اعصاب کے ذریعہ خیالات نکلتے اور پراگندہ ہو جاتے ہیں ان کو قابو میں رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا حکم دیا تھا اور چونکہ ان کے نکلنے کے بڑے بڑے مرکز ہاتھ پاؤں اور منہ ہیں اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب ان پر پانی ڈالا جائے تو خیالات کی رَو جو اُن سے نکل رہی ہوتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے اور خیالات رُک جاتے ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے اور وضو کی اغراض میں سے ایک یہ غرض بھی ہے۔ وضو میں اور بھی کئی حکمتیں ہیں لیکن ایک یہ بھی ہے کہ اس طرح خیالات کی رَو رُک جاتی ہے اور جب رَو رُک جاتی ہے تو سکون حاصل ہو جاتا ہے اور جب سکون حاصل ہو جاتا ہے تو توجہ قائم رہ سکتی ہے۔ پس وضو توجہ کے قائم رکھنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے لیکن جب وضو کرنے بیٹھو تو ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھو کہ ہم ایسا پراگندہ خیالات کے روکنے کے لئے کر رہے ہیں۔ جب ایسا کرو گے تو نماز میں سکون حاصل ہو جائے گا اور خیالات تمہاری توجہ کو پراگندہ نہیں کر سکیں گے۔"

(ذکرِ الٰہی صفحہ ۱۲۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ فرماتے ہیں:-

"مسلمان جب دعا کے لئے تیار ہو کر آتا ہے تو سب سے پہلا کام وضو ہے۔ غالباً گناہ ہاتھ پاؤں کے متعلق ہوتے ہیں اس لئے وضو میں دھوتا ہے۔ گویا یہ بتاتا ہے کہ جہاں جہاں میرا ہاتھ پہنچتا ہے میں اس کو دھونے کے لئے تیار ہوں باقی کیلئے آپ مدد کریں۔ وضو کی ظاہری حالت اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے نیچے ہے اور اس کی حقیقت اور روح اندرونی طہارت اور باطنی پاکیزگی ہے۔ وہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے ماتحت ہے۔"

(بدر ۸ جولائی ۱۹۱۲ء
نور القرآن صفحہ ۳۴-۳۵)

ظاہری صفائی کے لئے غسل بہت ضروری ہے اور اسلام نے غسل پر بہت زور دیا ہے اور بعض حالات میں یعنی احتلام کے بعد، جماع کے بعد اور حیض و نفاس کے بعد غسل فرض قرار دیا گیا ہے۔ ایسے حالات میں جب تک ایک مومن مسلم غسل نہیں کر لیتا اُس وقت تک وہ عبادت نہیں کر سکتا (سوائے مجبوری کے)۔

اسی طرح ہر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے قبل غسل ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کی صفائی کے لئے غسل پر بہت زور دیا گیا ہے کہ کم از کم دن میں ایک مرتبہ ضرور نہایا جائے۔

اسلام میں منہ اور دانتوں کی صفائی کے بارے میں بڑی تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے پہلے اور کھانے سے بعد ہاتھ منہ دھونے اور کُلّی کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپؐ خود کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد بھی دھوتے اور کُلّی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کُلّی کرتے اور آپؐ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کُلّی کے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

دانتوں کی صفائی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ۔ (بخاری کتاب الجمعہ باب السواک یوم الجمعۃ صفحہ ۱۲۲)

مسواک کی میں تمہیں بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

(نسائی باب الترغیب للسواک صفحہ ۱)

یعنی مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ عَلَی النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلٰوةٍ۔ (بخاری کتاب الجمعہ باب السواک یوم الجمعۃ صفحہ ۱۲۳)

اگر میری اُمت پر گراں اور اس کے لئے مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کر لیا کریں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وضو سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے اور صحابہؓ کو اس کی تاکید کرتے تھے اس لئے ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے مسواک ضرور کرنا چاہیئے۔ اگر مسواک نہ مل سکے تو ٹوتھ پیسٹ یا کسی منجن سے دانت ضرور صاف رکھنے چاہئیں اور کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد ہاتھ اور منہ ضرور دھونے چاہئیں۔

جسمانی صفائی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اور احکامات بھی دیئے ہیں اور ان کو ایسا ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہیں بلکہ فطرتِ انسانی ان کی خوبی کو تسلیم کرتی ہے اور ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اُسے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ وَالسِّوَاکُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ وَقَالَ الرَّاوِی وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ صفحہ ۱۰۱)

یعنی دس باتیں فطرتِ انسانی میں داخل ہیں۔ مونچھیں تراشنا، داڑھی رکھنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کے پورے صاف رکھنا، بغلوں کے بال لینا، زیرِ ناف بال لینا، استنجا کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں۔ شاید وہ کُلّی کرنا ہے۔

یہ سب گندگیاں جمع کرنے والی چیزیں ہیں اور جس قدر ان کی صفائی ہو مفید ہے۔ ناخنوں کے نیچے مَیل ہمیشہ جمع ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف کراہت پیدا ہوتی ہے بلکہ اگر ناخن کی خراش لگ جائے تو زخم میں زہر چڑھ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی مونچھیں لمبی ہوتی ہیں وہ ہمیشہ کھانے اور چائے دودھ وغیرہ پینے میں بھری رہتی ہیں اور بعض اوقات بساندھ اور بدبو کا یہ حال ہوتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے برداشت نہیں کر سکتے۔ حقیقی صفائی وہی ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رواج دیا ہے باقی صفائیاں ناقص، نامکمل اور نمائشی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق صفائی کا خیال رکھیں اور دوسروں کو وقتاً فوقتاً صفائی کی تلقین کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم اپنے معاشرہ کو ایک مثالی معاشرہ بنا سکیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمارے ظاہر اور باطن کو پاک صاف بنا دے اور ہمیں اپنا قرب عطا فرما۔ اللّٰھم آمین ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال پر ملال پر

احمدی جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قراردادوں کے ذریعہ دلی ہم و غم کا اظہار

(۲)

جماعت احمدیہ سکھر

"جماعت احمدیہ سکھر کے جملہ افراد و امیر جماعت احمدیہ سکھر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے خاص قرب کے مقام میں جگہ دے اور جو خلا مرحومہ کی وفات سے جماعت میں پیدا ہوا ہے اپنے خاص فضل سے اسے پورا فرما دے۔ نیز ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ قصور

"ممبران جماعت احمدیہ قصور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات پر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ (حضور ایدہ اللہ) و آپ کی چھوٹی ہمشیرہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب و تمام احباب جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ کے جملہ لواحقین عزیزوں اور احباب جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو (آمین)"

جماعت احمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی

"ہم احباب جماعت احمدیہ کراچی اورنگی ٹاؤن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وفات پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بابرکت وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھا۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور نواب مسعود احمد خان صاحب اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جماعت ایک عظیم بابرکت وجود کی دعاؤں سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!"

جماعت احمدیہ کوہاٹ

"جماعت احمدیہ کوہاٹ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر گہرے ہم و غم کا اظہار کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مبارک و مقدس وجود اللہ تعالیٰ کی خاص بشارتوں کا حامل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی مال و متاع سے مالا مال فرمایا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی حسن تربیت کا فیض تھیں۔ اس لحاظ سے ایک نہایت ہی قیمتی اور مقدس وجود تھیں۔ نام بھی مبارکہ تھا۔ آپ نہایت ہی نیک اور پاک سیرت خاتون تھیں۔ آپ کی زبان نہایت نفیس، پاکیزہ، شگفتہ اور سوز و گداز سے معمور تھی۔ آپ نہایت پاکیزہ ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ آپ کا منظوم کلام نہایت لطیف اور سراسر روحانیت سے لبریز ہونے کے ساتھ ساتھ ادبی شان کا بھی حامل تھا۔

جماعت احمدیہ کوہاٹ اس عظیم جماعتی سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے انداز بارش نازل فرمائے۔ اپنے خاص قرب سے نوازے اور آپ کے عزیزوں اور جماعت کے تمام غمزدہ افراد کو اپنے خاص فضل سے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

"ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ گوجرانوالہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر دلی ہم و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کا وجود سلسلہ کے لئے نہایت مبارک اور قیمتی وجود تھا اور آپ کو ایک بلند روحانی مقام حاصل تھا۔ نیز خدا تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں اعلیٰ درجہ کا ادبی ذوق بھی ودیعت فرمایا تھا۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک نہایت مبارک اور بے بدل وجود سے ہی نہیں بلکہ بے بہا برکات و فیوض سے بھی محروم ہو گئی ہے۔

ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد نیز خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ مولا کریم آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین"

جماعت احمدیہ لاڑکانہ

"ہم تمام افراد جماعت احمدیہ لاڑکانہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر نہایت غم و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اس عظیم سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضور اقدس کی حرم سیدہ حضرت منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی اور آپ کے صاحبزادگان، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، صاحبزادیوں اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و افراد خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی خدمت میں اور تمام احباب جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ

لیڈر - بقیہ صفحہ ۲

ہم کسی آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے فی الوقت جو امر ہم ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کے عند اللہ قبول ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے عمل سے اپنی وفا شعاری کا ثبوت دیتے چلے جائیں۔ بعض ابتلاؤں کے وارد ہونے پر وہ صبر و استقلال کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آنے دیں اور اس طرح دنیا پر آشکار کر دکھائیں کہ وہ اپنے دعویٰ ایمان میں صادق اور خدا تعالیٰ کے ہاں وفادار ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہر جنس وفا کے ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے ہیں"

ہمیں دست بدعا ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے خاص قرب سے نوازے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔"

گمشدہ سرٹیفکیٹ

میرا میٹرک کا سرٹیفکیٹ گوبازار ربوہ سے گزرتے ہوئے کہیں گر گیا ہے اگر کسی دوست کو ملا ہو تو ذیل کے پتہ پر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(انوار احمد ولد چراغ دین۔
رول نمبر ۸۸۳۵۹ - معرفت بشیر احمد صاحب سیفی
مکان نمبر ۲۶/۲ دارالرحمت غربی ربوہ

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ - فون ۶۰۶

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیا سال ـــــ نئی ذمہ داریاں اور نئے عزائم

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ہم ناچیز بندوں پر اللہ تعالیٰ کے بے حد احسان ہیں کہ اُس نے ہمیں سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند عظیم اس زمانہ کے موعود، مہدیٔ معہود علیہ السلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی جن کا مشن ساری دُنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کرنا، ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا، ساری دُنیا کے دلوں کو جیت کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈالنا اور ساری دُنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فدائیوں کی ایک جماعت عطا فرمائی۔ خدا سے پیار کرنے والی جاں نثار جماعت۔ خدا کی رضا کے لئے سب کچھ فدا کرنے والی اور صدق و وفا میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ پیش کرنے والی جماعت۔ جس کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو نصیحتوں کو سُنکر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے۔" (شہادت القرآن)

اور اپنی جماعت کے صدق و وفا کا ذکر فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق و وفا دکھایا ہے جو صحابہؓ ساعت العسر میں دکھاتے تھے ... میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شاید بہت ہی کم جانتے ہوں لیکن انہوں نے میرا ساتھ دیا ہے ... سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوشِ محبت سے لبریز ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل)

باوجود اِس کے کہ ہر آنے والا دن جماعت کے لئے نئی ذمہ داریوں کے ساتھ طلوع ہُوا جماعت کا قدم خدا کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ جماعت خدا کے فضل سے نہ صرف تعداد کے لحاظ سے دن بدن ترقی کرتی چلی گئی بلکہ نئی اور بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے جماعت کے عزم، جماعت کے اخلاص، جماعت کی فدائیت اور جماعت کی قربانی کا معیار بھی اُونچا ہوتا چلا گیا۔ امامِ وقت کی ہر آواز پر مخلصینِ جماعت نے خدا کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے، اسلام کو دُنیا میں سربلند کرنے کے لئے، اطراف و اکنافِ عالم کے باسیوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور اسی کو سعادتِ دارین یقین کیا۔ یہ محض اس کا فضل ہے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مخلصینِ جماعت جہاں شب و روز اللہ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے آرام، اپنی توجہات، اپنی استعدادوں، اپنی عزّت و آبرو اور اپنے اوقات کو خدمتِ دین کے لئے وقف رکھتے ہیں وہاں اپنے اموال کو بھی خدا کے فضل سے اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر تحریکِ جدید، وقفِ جدید اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ نامساعد حالات کے باوجود، مشکلات کے باوجود، ہوش ربا گرانی کے باوجود وہ سلسلہ کے لازمی چندہ جات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور دعائیں کرتے ہوئے کُل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی فرماتے ہیں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی توجہات و عنایات کو اَور زیادہ کھینچ سکیں جن کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

لازمی چندہ جات کی وصولی زیادہ تر مالی سال کے آخری دو تین مہینوں میں ہوتی ہے مگر گزشتہ مالی سال (۷۷-۱۹۷۶ء) کے آخری مہینوں میں ملک اقتصادی بدحالی کا شکار رہا اس کے باوجود مخلصینِ جماعت نے ایثار و وفا کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے، اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات کو پسِ پُشت ڈال کر اپنے آقا کی آواز پر، خدا کے دین کی ضرورت کو مقدم کرتے ہوئے، ۷۶-۷۵ء کے مالی سال کے مقابل ۷۷-۷۶ء کے بجٹ میں لاکھوں روپیہ کے اضافہ کے باوجود نہ صرف خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے بجٹ پورا کر دیا بلکہ اس سے کہیں زیادہ ادائیگی کر دی، الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی اِس قربانی کو قبول فرمائے، اس پر اپنے بے شمار فضلوں کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے اور اس کے اخلاص میں اَور زیادہ برکت دے۔ آمین

مخلصینِ جماعت کے ایثار و وفا، صدق و صفا، فدائیت اور قربانی کے اسی جذبہ کو دیکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ مجلسِ شوریٰ منعقدہ اپریل ۱۹۷۷ء میں فرمایا:۔

"ہمارا بجٹ دراصل وہ مخلص دل ہیں جو مومنوں کے سینوں میں دھڑکتے ہیں۔ انہی کے جذبۂ اخلاص کے نتیجہ میں ہماری مالی قربانیاں اڑھائی سو گنا بڑھ چکی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ جماعت کا جو تھوڑا سا حصہ اِس سلسلہ میں کمزوری دکھاتا ہے اسے باقی حصۂ جماعت زیادہ قربانیاں کر کے ڈھانپ لیتا ہے۔ ہماری جماعت کے حُسنِ عمل کی یہ برکت ہے۔" (الفضل ۴ اپریل ۱۹۷۷ء)

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جماعت کا ہر مخلص دل اِس یقین سے پُر ہے کہ وہ خدا کی راہ میں جو قربانی پیش کرے گا وہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر بہت برکت کا موجب ہوگی۔" (منہ)

نظارت بیت المال آمد جملہ امرائے کرام، صدر اصحاب، جملہ عہدیداران اور مخلصینِ جماعت کی تہِ دل سے ممنون ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر انتہائی محنت سے کام کیا اور وقت پر وصولی یا ادائیگی فرمائی، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آئندہ انہیں اس سے کہیں بہتر رنگ میں فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ نئے مالی سال کا پہلے سے کہیں زیادہ ذمہ داریوں کے ساتھ آغاز ہو چکا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا:۔

"اِس وقت ہم ایک ایسے نازک مقام پر ہیں کہ ذرا سی سُستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں ہم سے بہتر موقع شاید ہی آج تک کسی قوم کو ملا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے جس کے فتنوں کی تمام انبیاء نے خبر دی ہے۔ ایسے زمانہ میں کام کرنے والی قوم دُنیا میں معمولی قوم نہیں سمجھی جا سکتی بلکہ وہ ایک ایسی تاریخی یادگار کی حامل ہوگی کہ صرف دُنیا کی زندگی تک اسکی شہرت قائم نہیں رہے گی بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس یادگار کو بے توجہی سے نہیں دیکھے گا اور اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو ایسا مقام دیگا کہ دُنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی۔"

اللہ تعالیٰ ہر آن ہم ناچیز بندوں کی راہنمائی فرمائے، ہمیں فرض شناسی کی توفیق عطا فرمائے، ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں قبول فرمائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی منور احمد صاحب عرصہ سے ریح کی درد کی وجہ سے بہت بیمار ہیں بعض دفعہ افاقہ ہو جاتا ہے مگر پھر تکلیف عود کر آتی ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد کارکن دفتر منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳